REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ | ٦ مئی ١٩١٠ء | نمبر ١٨

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!

امیشروں کے واسطے

۱-مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر
۲- علم الارض ۸ر +
۳- بائیبل کی تواریخ (بیتی) عہ ر +
۴- سٹاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +
۵- پاٹرشی ٦ر +
٦- معجزاتِ مسیح عہ +
۷- واعظیں از مسیحی اول و دویم و سویم عہ ر +
۸- مسیح ابن اللہ ۲ر +
۹- نجات کی تعلیم- ۱۲ر +
۱۰- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +
۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ر +
۱۲- خاندانی فرائض ۱۲ر +
۱۳- اگسٹین کے اقرارات عہ +

۱۴- اثمارِ شیریں ۴ر و ۱۲ر +
۱۵- عیسائی مسافر عا +
۱٦- راہِ زندگی ۱۲ر +
۱۷- اصلاح تمدن ۵ر +
۱۸- اصلاح اخلاق ۴ر +
۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +
۲۰- موازنہ مذاہب ۸ر + رومن
۲۱- گنجینہ اسلام ۸ر + رومن
۲۲- سیپر دائے ٦ر و ۸ر +
۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ر +
۲۴- میزان الحق ۴ر +
۲۵- کشف القرآن ٦ر +
۲٦- کشف الحقائق ۸ر +
۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ر +
۲۸- طریق دعا

۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے
۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ر +
۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ر +
۳۳- حیات مسیح ۱۲ر +
۳۴- الکنڈی ۱۲ر +
۳۵- القابِ مسیحی ۲ر +
۳٦- عقائد اسلامیہ ۱۰ر +
۳۷- اوراد سیرت المسیح ۸ر +
۳۸- بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +
۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ و حکومت ۸ر +
۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ر +
۴۱- راہِ نجات ۴ر +
۴۲- راحت القلوب ۲ر +
۴۳- عہدِ جدید ۸ر +

۴۴- حیات پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۲- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۶ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸- رومتہ الکبرٰا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان ۱ر +
۱۰- شہیدان کارتھیج ۱۲ر +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۲ر و ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نجی کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱- طیطس رفیق صلیب ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بیتال ۵ر و ۸ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر +
۱۱- پھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۱۳- تارا کا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم ۱ر +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت و دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج واسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت- رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۶ پائی +
۱۸- دین اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۶ مئی ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

شاہ روس .... ۱۲۰ باشندوں پر حکمراں ہیں۔

گذشتہ سال فرانس میں پانچسو چھیانوے لاکھ سگار خرچ ہوئے۔ جس کے بکری سے ...... ۳۰ پونڈ وصول ہوا اور تمباکو کی بکری سے سٹیٹ کو...... ۱۵ پونڈ۔ یافت ہوئی۔

ملک امریکہ میں ریل کی ۱۲۵۰ کمپنیاں ہیں اور سال بھر میں .... ۱۰ مسافر سفر کرتے ہیں اور ریلوے کی آمدنی .... ۹ پونڈ تک ہو جاتی ہیں۔

گذشتہ ۷۰ سال میں انگلستان کی آبادی .... ۲۶۰ سے ...... ۴۱ تک ہو گئی ہے اور جرمنی کی .... ۴۱۰ سے ...... ۵۶ ہو گئی ہے اور اٹلی کی ۴۰ برس میں ...... ۲۴۰ سے ...... ۳۳ ہو گئی ہے اور امریکہ کی .... ۱۰ سے ...... ۸۱ بڑھ گئی ہے۔

ریوٹر کی ایک خبر کے مطابق بارکو منیتھا کمپنی کی جائیداد میں تیل کا ایک سوتہ پھوٹ نکلا ہے جس میں سے ...... ۸ پونڈ تیل روزمرہ نکلتا ہے۔

مہاراجہ ردبتی نے جو کہ مدراس ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ اُس جگہ کی تنخواہ سے جو کہ ... ۴۰۶ روپیہ سالانہ تھی لینے سے انکار کیا ہے۔

کلکتہ میں ایک یتیم خانہ مسلمانوں کا ہے اس میں آجکل ۱۲۴ لڑکے اور ۸۰ لڑکیاں پرورش پا رہی ہیں۔ اس یتیم خانہ کے مکانات اپنے ہیں جن کی قیمت سوا لاکھ کے قریب ہے گذشتہ ماہ مارچ میں اُس کو ایک ہزار سے زیادہ آمدنی ہوئی۔ اور اُسکے علاوہ ساڑھے سات ہزار توسیع عمارات کے لئے جمع ہوئے۔

ہمعصر آریہ گزٹ رقمطراز ہے کہ اس ہفتہ ٹیلیما میں مسلمانوں کیساتھ آریہ سماج کے مباحثے ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ چند مسلمان آریہ ہو گئے۔

میونسپل بورڈ گرلس سکول امرتسر کی تقسیم انعام کا جلسہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۰ء کو کمپنی پارک میں ہوا کل لڑکیاں ۵۰۰ بمعہ ۷۰ استانیوں کے حاضر تھیں ۵ گھنٹے تک یہ جلسہ فراہم رہا۔

ڈوریڈنات کی قسم کا نیا جنگی جہاز سرکار انگریزی نے تیار کروایا ہے۔ گرینوبک میں یہ جہاز پانی میں چھوڑا گیا۔ قریب ..... ۲۰ اشخاص گاڑیوں اور کشتیوں پر اس ابتدائی جلوس کے دیکھنے کے لئے موجود تھے۔

ایک میز جس پر رابٹ برنس نے چند مشہور نظمیں لکھیں۔ مسٹر بیتیسبی کے کارخانہ میں ۹ ہزار روپیہ کو بیچی گئی۔

ماہ رواں کی ۱۲ تاریخ کو مانڈلے شہر میں ایک بہت بھاری آگ لگ گئی۔ پانی کی قلت کی وجہ سے فائر بریگیڈ کچھ کام نہ کر سکا۔ ہوا کی تندی سے آگ کی وسعت دو میل تک پہنچ گئی تخمینہ کے مطابق نقصان آٹھ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے ہزاروں اشخاص بے ٹھکانہ اور سخت تکلیف میں ہو گئے

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا بحری نامہ نگار توجہ دلاتا ہے کہ ملک جرمنی۔ آسٹریا۔ اور اٹلی پہلی مرتبہ جنگی جہاز تعمیر کر رہے ہیں۔ جو کہ اوّل درجے کے انگریزی جہازوں سے مقابلہ کر سکیں گے۔

آخری رپورٹ کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ مانڈلے کی آگ سے ۱۲ لاکھ کا نقصان ہوا۔ امداد پہونچنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن تکلیف زدوں کا شمار اس قدر ہے۔ کہ بہتیرے بھوکوں مر رہے ہیں۔

معین پورہ (پٹنہ) ۲۲ مارچ کو معین پورہ کے قصبہ میں یکایک آگ مشتعل ہو گئی اور دو ہزار کے قریب جھونپڑے و مکانات خاک سیاہ ہو گئے۔ ایک درجن کے قریب انسانی جانیں اگن دیوتا کی بھینٹ ہو گئیں۔ اور علاوہ ازیں بہت سے مال مویشی بھی جل مرے۔ خدا بچاوے۔ ہزارہا لوگ بے خانماں ہو گئے۔ (نامہ نگار)

اٹاوہ کی خبر ہے کہ یہاں ایک کنوئیں پر ایک آدمی پانی بھرنے کو آیا۔ کنوئیں میں ایک ۱۲ سالہ لڑکا پڑا تھا۔ وہ مدد کے لئے پکارتا تھا۔ اس لڑکے کو رسی کے سہارے سے باہر نکالا۔ اُس کے سر سے خون بہتا تھا۔ لڑکے نے بیان کیا کہ فلاں شخص نے چاندی کا زیور اتار کر اس کو چاہ میں دھکیل دیا تھا۔ اور اوپر سے ایک پتھر مارا۔ جس سے سر پھٹ گیا۔ زیور کی قیمت چار روپیہ سے زیادہ نہ تھی۔ مجرم شناخت کے بعد گرفتار کیا گیا ہے۔ اور اس پر سنگین جرم کا مقدمہ چل رہا ہے۔

(اخبار عام)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

جھوٹے ہادیوں سے بچو۔

جس حال میں کہ خداوند یسوع مسیح نے بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ وہ اکیلا ہی گنہگاروں کی نجات کا وسیلہ ہے جس کے بغیر کوئی بہشت کو حاصل نہیں کر سکتا اُس کے ساتھ اس نے صاف صاف دنیا کو بتا دیا کہ جھوٹے اور کاذب پیشوا اور ہادی بھی دنیا میں ضرور ظاہر ہونگے۔ اور بڑی صفائی کے ساتھ علانیہ طور سے آگے سے دنیا کو ایسوں سے خبردار کر دیا اور اب جو مختلف مذاہب اور طریقے اور فرقے نظر آتے ہیں جن کا کوئی نہ کوئی بانی اور موجب ہوا ہے اور سچ مان لینے کے لائق نہیں ہیں۔ بلکہ ان سب کو آزما کر دریافت اور تحقیق کر کے فیصلہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس ہادی حقیقی اور رہنما صادق نے اپنی زبان مبارک سے اس اہم اور اعلیٰ معاملے میں ایک عمدہ کسوٹی یا امتحان کی معیار ہم کو بتائی ہے۔ جس کے اچھی طرح سے استعمال کرنے سے ہم حقیقت کو پہونچ سکتے ہیں۔ اور دھوکھے سے بچ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ "تم ان کو ان کے پھلوں سے پہچانوگے" اور یہ ایک بہت بڑی اور عمدہ کسوٹی ہے۔ جس کو ذرا سی بھی عقل والا انسان فوراً اندازہ لگا سکتا ہے اور سچے اور جھوٹے کا پتہ ذرا سی دیر میں لگ سکتا ہے پر اس کے متعلق صاف نظر اور بے تعصب دل درکار ہے۔ جو بلا طرفداری اور رُو و رعایت کے اصل حقیقت تک پہونچ جاوے۔ کیونکہ اگر اس میں ذرا سی بھی سہو داری کی گئی تو غلطی واقعہ ہوگی اور اصل ہادی اور رہنما کا پتہ نہ لگیگا۔

※نوٹ:۔ اور صاف الفاظ میں ایسا دعویٰ کرنیوالوں کے حق میں کہا کہ وہ چور اور بٹمار ہیں اور فرمایا کہ دروازہ میں ہوں اور اچھا گڈریا میں ہوں ایسا صاف بیان اسوجہ سے کیا گیا کہ کوئی دھوکھا نہ کھا جاوے اور ایسا نہ ہو کہ جھوٹے اور فریبیوں کے پیچھے لگ کر اپنی بیش قیمت جان کو ہلاک کرے۔ ایڈیٹر

اشاعت بائبل ہندوستان میں

ہندوستان ایک ملک نہیں بلکہ ایک برِ اعظم ہے۔ جو سوائے ملک روس کے تمام یورپ کے برابر ہے۔ برہما کے شہر رنگون سے پشاور تک جو افغان فرانٹیر ہے ڈاک گاڑی کے ذریعہ ایک ہفتہ میں سفر طے ہوتا ہے۔ ملک آسام۔ جو ہندوستان کا ایک صوبہ ہے برٹن کلاں کے برابر ہے۔ اور یہ وسیع اور عمدہ ملک گنجان آبادی سے آباد ہے ہندوستان میں عنقریب ۳۰۰۰۰۰۰۰۰ باشندے ہیں۔ جو تمام دنیا کا پانچواں حصہ ہیں۔ اور تا ہنوز ملک کا ایک ثلث دیسی حکام اور راجگان و مہاراجگان اور نوابوں کے زیر حکم ہے اس ملک میں مختلف اقوام آباد ہیں جنکی علیحدہ علیحدہ زبانیں عقائد اور مذاہب ہیں۔ اور مختلف قسم کا لباس اور دستورات بھی الگ الگ ہیں۔ یورپ کی مختلف اقوام کی طرح یہ ہندوستان میں بھی بھیل۔ گورکھا۔ برہمی۔ اور سنتھال اور ہندوستانی بنگالی وغیرہ وغیرہ قومیں بکثرت آباد ہیں۔

اس ملک میں ۱۲۵۰۰۰۰۰ آدمی پڑھ لکھ سکتے ہیں۔

تمام ہندوستان میں ہزار کے پیچھے ایک عیسائی ہے۔ اور ہر پانچ کے پیچھے ایک مسلمان ہے۔ باقی ماندہ سب کسی نہ کسی طرح کے ہندو ہیں جن میں کئی مذاہب شامل ہیں شائستہ گروہوں سے لیکر ناشائستہ لوگوں تک ہر قسم کے لوگ اس میں پائے جاتے ہیں۔ اس ملک میں ایک سو پچاس مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن میں سے ۴۵۰ لاکھ بنگالی بولتے ہیں ۲۰۰ لاکھ ٹیلوگو بولتے ہیں۔ ۱۸۰ لاکھ مرہٹی۔ ۱۷۰ لاکھ پنجابی اور ۱۲۰ لاکھ ٹمیل ۱۰۰ لاکھ کناری بولتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں شاید ایک کروڑ سے زیادہ ہندی بولنے والے ہیں

بائبل سوسائٹی نے ۸۰ زبانوں میں جو ہندوستان میں بولی جاتی ہیں۔ اب تک ترجمہ کیا ہے۔ اور ہر سال زیادہ زیادہ ترجمے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور جن زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اُن کے باشندوں کا شمار ۲۲۵۰۰۰۰۰۰ ہے اور تا ہنوز ۷۵ زبانیں باقی ہیں جن میں اب تک ترجمے کی ضرورت ہے جن کو ۷۰۰۰۰۰۰ آدمی بولتے ہیں۔

جب سے کہ بائبل سوسائٹی قائم ہوئی ہے اس نے ۱۲۰۰۰۰۰۰ پاک نوشتے یا رسالے شائع کئے ہیں۔

تمام ہندوستان میں بائبل سوسائٹی کا کام سات بڑے مرکزوں سے ہوتا ہے جو یہ ہیں۔ (۱) کلکتہ (۲) بمبئی (۳) مدراس (۴) بنگلور (۵) الہ آباد (۶) لاہور (۷) رنگون اوسطاً چار سال میں ۷۰۰۰۰۰۰ کتابیں ان سوسائٹیوں سے شائع ہوئی ہیں۔ ہر سال کتب فروشوں کے ذریعہ ۲۵۰۰۰۰ کتابیں فروخت ہوئی ہیں اور ۴۰۰ بائبل ومن کی پرورش اس سوسائٹی سے کی جاتی ہے اور علاوہ ازیں یہ سوسائٹی ہزارہا جلدیں گرجوں میں لوگوں میں مفت تقسیم کرتی ہے اور تمام ہندوستانی زبانوں میں ایک پوری انجیل صرف ۱ آنہ میں مل سکتی ہے۔

اورنگ آباد سی ایم۔ ایس۔ آر ورشن کی سالیانہ رپورٹ واسطے ۱۹۰۹ء کی ہمارے پاس آئی ہے اسکا صرف ایک سٹیشن ہے جسکا کام شہر اورنگ آباد اور اسکے علاقہ میں ہے اور ساتھ ہی زنانہ کام بھی جاری ہے اسکے متعلق کام کی رپورٹ عمدہ ہے۔ اور امید ہے کہ بیج جو بویا جا رہا ہے وقت پر اُگیگا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس کام پر اپنی بڑی برکت نازل فرماوے۔

ورلڈ مشنری کانفرنس کی نسبت ہم پہلے بھی ناظرین کو خبر دے چکے ہیں جو ملک سکاٹلینڈ کے شہر ایڈنبرگ میں ماہ جون ۱۹۱۰ء کو منعقد ہونے والی ہے اس کی بڑی بڑی تیاریاں ہو چکی ہیں اور بڑے بھاری پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔ یہ اپنی قسم کی دنیا میں سب سے نرالی کانفرنس ہوگی



جس میں تمام دنیا سے ڈیلیگیٹیں حاضر ہونگے - ۸ ذیل کی کمیٹیں مختلف مضامین پر رائے دینے اور بحث اور رزو لیوشن پاس کرانے کے لئے مقرر ہوئی ہیں۔

(۱) انجیل کو تمام دنیا میں پہونچانے کی تجاویز کی کمیشن (۲) دیسی کلیسیا اور کارندوں کے انتظام کی کمیشن (۳) تعلیم پر کمیشن جو تجاویز نکالیگی کہ کس طرح سے مسیحی تعلیم سے قومی زندگی کے بنانے میں مدد ہو (۴) انجیل کی تعلیم غیر اقوام کے مذاہب کے متعلق کس طور سے دی جاوے (۵) مشنری کس طرح تیار کئے جاویں (۶) غیر ممالک میں کام کرنیوالوں کے لئے ہوم مشن طریقے اور تجاویز کی کمیشن (۷) مشن اور سرکار وقت کے تعلقات پر کمیشن (۸) اتحاد اور اتفاق پر کمیشن اُمید ہے کہ یہ کانفرنس تمام ملکوں کے لئے بہت مفید ہوگی۔ اور سوچ سمجھکر لائق اور تجربہ کار خدا کے خادم عمدہ عمدہ تجاویز سوچیں گے۔ جس کے سبب سے خدا کی بادشاہت جلد تمام دنیا میں پھیل جاوے گی: تاکہ تمام دنیا میں سے شیطان کی بادشاہت جو وہ اب بڑے زور شور سے کر رہا ہو نیست و نابود ہو جاوے۔ اور فتح خداوند کو حاصل ہو جو بزرگی اور جلال اور حشمت کے لائق ہے۔

ریویو

زبور کی کتاب کے چند مزامیر کا ترمیم شدہ ترجمہ حصّہ دوم:- اس نام کی ایک کتاب رومن اور ایک اردو میں فی الحال علیحدہ علیحدہ ہمارے بزرگ جناب پادری ایچ یو وائٹ برٹ صاحب مقیم شملہ نے ترجمہ کر کے شایع کیں ہیں۔ دونوں کتابیں ریویو کے واسطے ہمارے پاس آئی ہیں ترجمہ نہایت سادہ اور سلیس ہے۔ غور طلب اور عمدہ چھوٹی چھوٹی سرخیاں ہر ایک مزامیر کے مطالب کو خوب صاف واضح کرتی ہیں اسکا پہلا حصّہ ۱۹۰۸ء میں شایع ہوا تھا اب یہ اس کا دوسرا حصّہ ہے قیمت ۲ ہیں جو مترجم سے مِلسکتی ہیں

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- آئے دن جو دشمن مدینہ پر چھاپہ اور شبخون مارنے کی تیاریاں کرتے تھے۔ کیا مسلمان اُن کے روکنے کے لئے کوئی تدبیر نہ کرتے ؟

اقول:- کون کہتا ہو کہ اپنا بچاؤ کرنا لازمی اور ضروری نہیں ہے لیکن مطلب یہ ہو کہ دوسروں کو بے وجہ تکلیف دینا لوٹنا مارنا اور قتل کرنا اس بنا پر کہ خدا کا حکم ہے کہ دین اسلام قبول کرو۔ ورنہ قتل کئے جاؤ گے کیا یہ اپنا بچاؤ ہے یا ایک بالکل علیحدہ معاملہ ہے جس کی تعلیم سے قرآن کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ اپنے بچاؤ کرنے پر کوئی اسلام کو ملزم نہیں کرسکتا۔ مگر ہمیشہ کی جنگ و جدل اور کشت و خون جو اسلام روا رکھتا رہا محض بچاؤ کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ دین اسلام کا ڈنکا بجانے کی نیّت سے لوٹ مار جاری رکھا گیا۔ ایڈیٹر صاحب کا فرمانا واقعات کے خلاف ہو

قولہ:- کیا یہ بات صحیح نہیں ہو کہ جب دشمنوں کو موقعہ ملتا تو وہ مسلمانوں کی جماعتوں کی جماعتیں ذبح کر دیتے۔ اور ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑتے چنانچہ ایک موقعہ پر ۷۰ مسلمان بلاگناہ شہید کئے گئے۔ کیا مسلمان ایسے قتل عام پر خاموش بیٹھے رہتے ؟

اقول:- اگر اہل قریش نے کہیں ایسا کیا تو کیا مسلمانوں نے اُن سے کچھ کم بیہودی کا سلوک کیا۔ یہ تیا عوض معاوضہ گل نمارہ کا معاملہ ہو گیا ہوگا۔ قریشیوں کے مقتول کی لاشوں پر محمد صاحب کھڑے ہو کر اُن کے مُردوں سے شکاوہ کیا کرتے تھے۔ تو کیا ہوسکتا تھا کہ وہ لوگ بھی ایسے ظلموں کو سہکر خاموش بیٹھے رہتے۔ انصاف دونوں طرف ایک ہی حق رکھتا ہو۔

قولہ:- کیا عرب کے خونخوار بھیڑیوں کے درمیان ایک بے دست و پا بھیڑ کی طرح بکری زندہ رہ سکتے تھے ؟

اقول:- اگر اسلام کا نو مرید فرقہ بھیڑ بنکر اہل عرب کے درمیان سکونت کرتا تو آج تک اس کا اثر تمام دنیا پر ایسا پڑتا کہ وہ سب پر فوقیت لیجاتے۔ مگر سخت کشت و خون کرکے اپنے آپ کو اس کے برعکس دکھلایا ہے۔ تواریخ کلیسیا پڑھکے ایڈیٹر صاحب دیکھیں کہ مسیحیوں نے تمام زمانوں میں بھیڑ بن کر دکھلایا ہے حکومت کا معاملہ دیگر ہے اس پر اعتراض نہیں ہو ہماری غرض دین کے معاملے سے ہے۔ دین میں جبر کرنا اہل اسلام کا خاص طریقہ شروع سے چلا آیا ہے۔ جبر کرکے زندہ رہنا دین کے اصول کے خلاف ہو۔ مظلوم ہو کر برداشت کرنا دین حقیقی کی نشانی ہے۔

قولہ:- جب یہ قومیں خود بخود چڑھکر آتی تھیں تو مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ تھا کہ وہ بھی اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اُٹھاتے۔

اقول:- اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اُٹھانا۔ دین سے تعلق نہیں رکھتا۔ مگر اگر دین کے معاملے کو اس میں دخل کیا جاوے اور دعوےٰ کیا جاوے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور جنگ کر کے اسلام کی اشاعت کی جاوے تو پھر یہ ہی معاملہ دینی ٹھہر جاتا ہے۔ اور یہ فعل ناجائز ہو جاتا ہے اور اس ہی پر اعتراض ہے نہ کہ خود حفاظتی پر اعتراض ہو۔

قولہ:- افسوس ہو کہ معترض یہ نہیں دیکھتے کہ عرب کے ملک میں اُس زمانہ بے امنی میں سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنیکا یہی طریقہ تھا کہ ہر ایک قوم اپنی اپنی حفاظت کے سامان مہیا کرتی۔

اقول:- اگر صرف مطلب ہر ایک کا اپنی حفاظت کا تھا تو پھر کیوں بیٹھے بٹھائے لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اور جنہوں نے قبول کیا اُن کو رعایت اور جنہوں نے مقابلہ کیا اُنکو برباد کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

اقتباس

اعلیٰ حوصلگی

کہتے ہیں کہ ڈیڈیلس ایک اعلیٰ درجے کا صنعت پیشہ شخص تھا جس نے شاہ کریٹ مینس نامے کے لئے مشہور Labyrinth بنایا تھا لیکن بعدازاں وہ بادشاہ اس پر ناراض ہو گیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ وہ اُس ٹاپو سے باہر نہ جانے پاوے۔ اس پر اس بڑے کاریگر نے یہ سوچی کہ پر لگاکر وہ اور اُس کا بیٹا وہاں سے اُڑ جاویں۔ اور اُن دونوں نے موم کے پر اپنے بازوں پر لگائے اور اُس نے اپنے بیٹے کو تاکید کی نہ بہت نیچے ہو کہ جس سے نمی تمہارے پروں کو بیکار کردے اور نہ اتنے اونچے پر اُڑو کہ گرمی موم کو پگلا دیوے۔ پر اعتدال کو کام میں لاؤ۔ اور میرے نزدیک نزدیک رہو تو تم سلامت رہوگے۔ بس وہ دونوں اُڑ پڑے اور کسانوں نے اُن کو اس طرح پر اُڑتے دیکھکر معبود سمجھا آخر اُس کے بیٹے نے کہ جس کا نام ایکرس تھا یہ دیکھکر کہ خوب اُڑ سکتا ہے اپنے باپ کی حفاظت سے دور چلا گیا اور اونچا اُڑنے لگا سورج نے موم کو پگھلا ڈالا اور وہ جھڑ کر نیچے جا پڑے۔ اور وہ بازوں کو ہلاتا تھا لیکن وہ اُڑ نہ سکا اور دفعتاً نیچے گر پڑا اور سمندر میں غرق ہو گیا۔

نتیجہ

اعتدال سے بڑھکر حوصلہ کرنا خطرناک ہے اور وہ جو حد تجاوز کو توڑتا ہے برباد ہوتا ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

سوم۔ قرآن عربی کے متشابہات کے الہام کا بیان

متشابہات الہام قرآن کا کئی طرح سے بیان کرتے ہیں جن میں سے ہر ایک طریقہ اختصاراً بیان کرتا ہوں تاکہ ناظرین پر قرآن کے الہامی دعاوی کی حقیقت روشن ہو جائے

۱۔ متشابہات میں حضرت کی انہیں معانی میں ملہم اور قرآن متشابہ الہامی کتاب مانی گئی ہے جن معانی میں بنی اسرائیل کے انبیاء مانے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ

یعنے ہم نے تیری طرف ویسی ہی وحی بھیجی جیسے کہ نوح کی طرف اور دوسرے نبیوں کی طرف جو اس کے بعد ہوئے۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی اولاد اور عیسٰے اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی۔ الخ۔ نساء ۲۳ رکوع۔

میں اس بیان پر زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا ہوں مگر اسی قدر کہ بائبل کے انبیا جس طریق سے الہام پاتے رہے ہیں۔ اُس طریق کا میں پیشتر بیان کر چکا ہوں اس دعوے کا اس طریق سے مقابلہ کر کے دیکھ لیا جائے تو آسانی سے حق ظاہر ہو جائیگا۔ کیونکہ قرآن عربی اس دعوے کی نہ صرف تصدیق نہیں کرتا ہے بلکہ اس کے خلاف اس کی تکذیب کرتا ہے۔ اور اُس کے سوا بائبل کا بیان بھی اس دعوے کے خلاف ہے۔

۲۔ متشابہات کا دوسرا بیان یوں آیا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

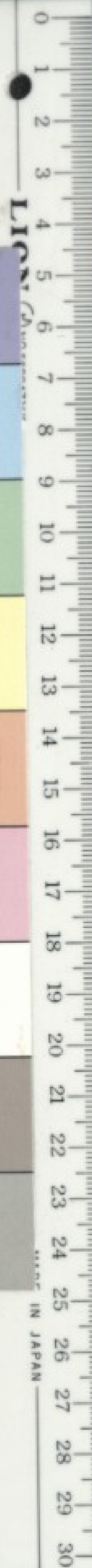
اور بشر کی طاقت نہیں ہے کہ اس سے اللہ کلام کرے۔ مگر بذریعہ وحی کے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی رسول کو بھیج دے۔ پس وہ اُس کی اجازت سے جو چاہے وحی کرے کہ وہ نہایت عالیشان اور حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے تیری طرف روح کو اپنے امر سے بھیجا ہے۔ الشوریٰ آیت ۵۱

الہام کا یہ بیان اوّل تو ہمارے اُس بیان کے خلاف ہے جو بائبل اور انبیاء کے الہام کی بابت کیا گیا ہے اور دوم متشابہات کے بیان اول کی مخالفت میں واقع ہے کیونکہ اس آیت میں رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا تجویز کی گئی ہے۔ جو بیان اوّل کے خلاف ہے۔ سوم الہام کی یہ قسم جس کا علاقہ حضرت کی اور قرآن سے ہے۔ نہایت ادنیٰ قسم ہے۔ اس میں روح جو الہام کا مفہوم ہے بغیر حرف تعریف کے واقع ہوئی ہے جو اسم نکرہ ہے۔ اس وجہ سے اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔

(۳) متشابہات کا تیسرا بیان آیا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ۔ تیرے دل پر اس کے ساتھ روح الامین نازل ہوا ہے۔ الشعراء ۱۱ رکوع

الہام کا یہ طریقہ متشابہات کے ماسبق طریق سے مختلف تجویز کیا گیا ہے اور نزول الہام بھی مختلف ہے۔ اس میں تعلیم کو کوئی دخل نہیں ہے اور نہ تدریسی الہام کا اقرار ہے۔ یہ الہام قلبی کی صورت بیان ہوتی ہے اور جو امر اس طریق میں دریافت طلب ہے۔ وہ الروح کی ماہیت ہے سو اُس کی بابت لکھا ہے:۔ باقی آئندہ



ویدک شائستگی

جوئے باز اپنی چھاتی پھلا کر فخر کرتے ہوئے کھیلنے کے اکھاڑے میں آتا ہے۔ کہتا ہے میں جیتوں گا۔ جوئے کبھی کبھی اس کی تمنا پوری کرتے۔ وہ دوسرے فریق کی بابت جو خواہش کرتا ہے کبھی کبھی سب پوری ہوتی ہے۔ ۶

لیکن کبھی کبھی جوئے گویا آنکس والے ہوتے ہیں۔ وہ گویا تیر کی طرح چبھتے اور چھری کی طرح کاٹتے اور گرم چیز کی طرح جلاتے رہتے ہیں۔ جو جیتتا ہے اُس کے لئے جوئے گویا بیٹے کی پیدائش کی مانند ہیں۔ گویا شہد سے پُر۔ گویا اُس سے میٹھی باتوں سے کلام کرتے ہیں۔ اور جو ہارتا ہے۔ اُس کو وہ گویا ہلاک کرتے ہیں"۔ ۷

"یہ جوئے ترپن کا سا گروہ دیکھتے ہو یہ ملکر چو پڑ پر پھرتے رہتے ہیں...... کیسا بڑا بہادر کیوں نہ ہو یہ کسی کے بس میں نہیں آتی۔ راجا تک ان کو سجدہ کرتے ہیں"۔ ۸

"کبھی نیچے اُترتے۔ کبھی اوپر چڑھتے۔ ان کے ہاتھ نہیں لیکن جن کے ہاتھ ہیں وہ ان کے پاس ہار مانتا... یہ چھونے میں ٹھنڈے پر دلکو پھونک دیتے ہیں"۔ ۹

جوئے باز کی بیوی کنگالن کی صورت میں افسوس کرتی ہے۔ اُس کی ماں بیٹا کہاں پھر رہا ہے۔ سوچکر روتی ہے۔ جو اُس کو قرض دیتا۔ سو اپنا دھن واپس ملیگا یا نہیں یہ سوچکر ڈرتا رہتا ہے۔ جوئے باز کو دوسرے کے گھر پر رات کاٹنی پڑتی ہے"۔ ۱۰

اپنی بیوی کی حالت دیکھکر جوئے باز کا دل پھٹ جاتا ہے اور اور لوگوں کی بیویوں کی خوشحالی اور عمدہ امارت دیکھکر اُس کو افسوس آتا ہے۔ وہ شاید صبح کو خوبصورت گھوڑے جوتکر پھر آگھوما ہے۔ لیکن شام کو نیچ لوگوں کی طرح اُس کو جاڑے سے بچنے کے لئے آگ تاپنا پڑتا ہے"۔ ۱۱

"آے جوئے۔ جو تمہارے درمیان بڑا بہادر اور سپہ سالار اور راجا کی مانند ہے میں دس انگلیوں کو کھڑی کر اُس کو سجدہ کرتا ہوں میں تم سے دھن نہیں مانگتا یہ سچ سچ کہتا ہوں"۔ ۱۲

"آے جوئے باز جوا کبھی نہ کھیل۔ بلکہ کھیتی باڑی کر اُس سے جو حاصل ہوگا اُس میں خوش رہ اور اپنے کو خوش وقت سمجھ اس سے بیوی حاصل کریگا۔ بہت گائے حاصل کریگا یہ جو پرمعبود سورج دیوتا ہے اُس نے مجھکو یہ کہہ دیا ہے"۔ ۱۳

"اے جوئے ہم پر دوستی دکھاؤ۔ ہماری بھلائی کرو۔ اپنی سختی ہم پر مت ظاہر کرو۔ ہمارے دشمن تمہاری خفگی میں پڑیں اور لوگ تم کو استعمال کرنے میں مشغول رہیں"۔ ۱۴

۲۹۔ شغل

دنیا میں جہاں کہیں بنی آدم آباد ہوئے۔ وہیں دل بہلانے کے لئے کچھ نہ کچھ شغل پایا جاتا ہے۔ رگوید کے سارے منتر گائے جاتے تھے۔ سو اُس زمانے میں کئی طرح کے راگوں سے ہمارے باپ دادے واقف تھے۔ اُن میں کئی طرح کے باجے کا بھی استعمال تھا جنگی سامان کے بیان میں ہم نے دُندبھی یعنے نقارے کا ذکر کیا۔ رگوید ۲: ۴۳: ۱۳ میں کشونی (Kshoni) نام ایک قسم کے باجے کا نام پایا جاتا ہے۔ جسے سائنا چاریہ نے وینا یعنے بین کی قسم کا بتایا۔ ۲: ۴۳: ۳ میں گرگری نام ایک اور باجے کا نام پایا جاتا ہے۔ وہاں کسی چڑیا سے یُوں کہا گیا "تو جب اُڑتی ہے تو گرگری کی طرح آواز کرتی ہے"۔ گانے بجانے کے علاوہ ناچ بھی شغل کا ایک جزو تھا۔ رگوید ۱: ۹۲: ۴ میں ناچنے والی کا ذکر ہے مثلاً "اُشا (Usha) ناچنے والی کی طرح اپنی خوبصورتی ظاہر کر رہی ہے"۔ ناچنے والی سے شاید اس زمانے کی بازاری عورت مراد نہ ہوگی پہلے زمانے میں جب عورتیں پردہ میں نہیں رہا کرتی تھیں۔ تو ان کا ناچنا کوئی عیب کی بات نہ ہوگی۔

باقی آئندہ

* * *

مہرشی

ان مہرشیوں کے بیٹے بھی تھے۔ اُن کا ذکر ہر ایک رشی کے بیان میں دیکھو۔ ان سات رشیوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی تھی۔ اس لئے کہ جب اگنی دیوتا کی بیوی سہانے ان سات رشیوں کی بیویوں کا بھیس بدل کر اگر ارندھتی کا بھیس نہ بدل سکی کیونکہ وہ نہایت ہی پاکدامن تھی) اگنی سے ہمبستر ہوئی تو ان کو اپنی اپنی بیویوں پر شک گذرا اور انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا (مہا بھارت وان پرب ۲۲۴ وال ادھیائے رگ وید اسلوکا ۲۰ ادھیائے ۲ انود ک ۴ سکت ۱۰۔

رچا ۸ و ۹ میں سات رشیوں کی بابت یہ قصہ درج ہے کہ جب درگاہا کا بیٹا پورو کتسا قید میں تھا تو اُس کی رانی نے ان سات رشیوں کی تعریف کرکے خوش کیا تھا کہ اُن کے طفیل سے اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو جو اپنے والد کی جگہ لے لہذا اُنہوں نے اس کو مشورہ دیا کہ اندر اور ورن کی پرستش کر پس اُس نے ایسا ہی کیا اور اس سے ایک بیٹا ترسا دسیو نام پیدا ہوا

ایک کلپ میں چودہ منونتر ہوتے ہیں اور ہر منونتر میں سات مہرشی ہوا کرتے ہیں جن کے نام الگ الگ ہیں (دیکھو منونتر) اور ان کا یہ کام ہوا کرتا ہے کہ جب چار جگوں کے آخر میں وید دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں تو وہ آسمان سے زمین پر آکے ویدوں کا پھر رواج کرتے ہیں۔ (وشنو پران ۳: ۲) یعنی چار جگوں کے آخر اور برہما کے سونے کے عوض یعنی رات کے شروع میں ان رشیوں کا کام شروع ہوا کرتا ہے۔ یہ ساتوں مہرشی ہر منونتر کے منو۔ دیوتاؤں۔ راجاؤں اور اندروں کے ساتھ دنیا پر حکومت کیا کرتے ہیں۔ منونتروں میں اُنکا یہ کام ہوتا ہے اور منونتر کے آخر میں وہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ جب برہما کی رات کی میں جس میں کہ وہ سوتا ہے تمام اشیا برے حالت میں ہوتی ہیں۔ باقی آئندہ

مسیحیت کا اثر ہندوستان پر

اور

اُس کا غلبہ ہندوستانی مذہبی خیالات پر

یہ باتیں سُنکر اُس کی لڑکی کہتی ہو کہ میں تو نہیں جاتی ہیں گھر واپس جاؤں گی۔ لالہ نے کہا کہ تو آئی کیوں تھی۔ لڑکی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ سوائے اس کے کہ میں آگے نہیں جاؤں گی گھر کو واپس جاؤں گی۔ لالہ جی نے بہتیرا جتن کیا مگر لڑکی نے ایک نہ مانی۔ اُس کا بھائی بھی کہہ رہا کہ بہن چلو ابھی واپس آجائینگے مگر لڑکی نے نہ مانا۔ لاچار لالہ جی نے گھوڑے کی باگ پھیر دی اور گھر کو واپس چلا گیا۔

مسیحی واعظ کہتا ہو کہ تھوڑی سی بات نے کم سے کم اتنا تو کیا کہ وہ ایک وقت قبر پرستی سے باز رہے۔ یہ خدا کے کام ہیں مگر اُس کام پر ہم اُس کے ہتھیار ہیں۔ انجیل اپنا کام اس ملک میں خوبی کر رہی ہے۔ ہم نا اُمید نہ ہوویں بلکہ اُمید کیساتھ ہوتے جاویں۔ اور کسی وقت اپنے ہاتھ ڈھیلے نہ کریں۔ شاہ سلیمان ابن داؤد فرماتے ہیں۔

اپنی خورش کا غلہ پانیوں کی سطح پر ڈالدے کیونکہ تو بہت دنوں کے پیچھے اُسے پاویگا۔ سات کو بلکہ آٹھ کو حصہ دے۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ زمین پر کیا بلا آویگی۔ جب بادل پانی سے بھرے ہوتے ہیں تو زمین پر برس کر اپنے تئیں خالی کرتے ہیں اور اگر درخت دکن طرف گرے یا اُتر طرف۔ تو جہاں درخت گرتا ہے وہیں پڑا رہتا ہے۔ جو ہوا پر نظر کرکے اٹکتا ہو سو نہیں بوتا اور جو بادلوں کو دیکھتا ہو سو نہیں لوتا جیسا تو نہیں جانتا کہ ہوا کی راہ کیا ہے۔ اور حاملہ کے رحم میں ہڈیاں کیونکر بڑھتی ہیں سو ویسا ہی تو خدا کے کاموں کو جو سب کچھ کرتا ہے نہیں جانیگا۔ فجر کو اپنا بیج بو۔ اور شام کو اپنا ہاتھ ڈھیلا ہونے نہ دے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اُن میں سے کون کام کا ہوگا۔ یہ یا وہ یا دونوں کے دونوں بھلے ہونگے واعظ ۱۱/۱-۸

مقدس پطرس رسول بھی اپنے پہلے خط کے ۳:۱۵ میں یوں فرماتے ہیں کہ:۔

مسیح کو خداوند جان کے اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ دریافت کرے تو اُس کے جواب دینے کے لئے ہر وقت مستعد ہو۔ مگر حلم اور خوف کیساتھ

راقم واعظ

میں کیوں مسیحی ہوا

نمبر ۳

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر اُٹھالو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جوا ملایم ہے اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔"

یہ دعوت تمام انسانوں کے لئے ہے یہ بلاوا تمام گنہگاروں کے لئے ہے۔ اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ اولو الالباب ہو یا اولو الامر صحیح النسب ہو یا نجیب الطرفین۔ غلام ہو یا آزاد صاحب دوّل ہو یا مفلس قلاش۔ اشراف ہو یا کمینہ گورا ہو یا کالا۔ سانولا ہو یا گندمی۔ اندھا ہو یا کانا۔ چندھا ہو ہو یا چپڑا۔ بھینگا ہو یا ڈھیرا۔ لولا ہو یا لنگڑا۔ کبڑا ہو یا لترا۔ نکٹا ہو یا بوچا۔ گونگا ہو یا بہرا۔ ہکلا ہو یا تتلا۔ ٹنڈا ہو یا لنجا اپاہج ہو یا توانا۔ غرض کوئی بھی ہو چاہے اپنے پرائے کو دوبھر ہو یا خود اُسے اپنی زندگی اجیرن ہو بلا و غدغہ مسیح الوالعزم کے پاس آئے اور نجات پائے۔ کیونکہ اُس ذیشان کا ارشاد یہ بھی ہو کہ "مبارک وہ ہیں جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔" ظاہرداری کا یہاں کچھ مذکور نہیں حسب نسب کا یہاں بیان نہیں۔ تراش و خراش۔ وضع قطع۔ چال ڈھال اور رنگ روپ سے یہاں سروکار نہیں۔ کھرا سودا ہے۔ جو مول دے کے خریدا جاتا ہے۔ اور خریدار انمول شے بیش بہا مروارید پاتا ہے۔

اب سے پہلے جبکہ میں مسلمان تھا میرے دل کو کبھی ایسی تقویت حاصل نہیں ہوئی جیسی کہ اب ہو۔ خدا میرے لئے ایک مہیب خدا تھا حشر میرے لئے ایک خوفناک عدالت کا سماں تھا پل صراط میرے لئے ایک ڈراونا نظارہ تھا۔ بہشت انسانی خواہشوں کا مجموعہ یا انسانی خیالات کا فرحت بخش باغ تھا جس سے محض طبیعت یا جسم خوش ہو سکتا ہو یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ صرف نفس خوش ہو سکتا ہے۔ لیکن روح جھجکتی ہے۔ اور اُس کو کسی حال سیری نہیں ہوتی۔ نکیرین کے وہ گرز اور اُن کی وہ بھیانک شکلیں۔ مردے سے وہ آڑے ترچھے سوالات۔ ابھی مرتے دیر نہیں کہ قبر میں پھر زندہ ہونا۔ اور اسی طرح کے صدہا اُٹھتے بیٹھے واقعات اور عجیب و غریب معاملات جو اگر مفصل لکھنے بیٹھوں تو ایک دفتر ہو جائے۔ انسان کو ڈھارس نہیں دیتے۔ بلکہ الٹا اُسے بوکھلا دیتے ہیں۔ ایسے تمام واقعات کا زنگ بائیبل نے صاف کر دیا۔ ایسے موقع پر میرے دل سے ایک قلم اُس کتاب نے چھوڑ دیا جس کا نام بائیبل شریف ہے اور جس کا ذکر بار بار قرآن مجید میں آیا ہے۔ کچھ میں ہی اکیلا اس کتاب کی تعریف کرنے والا نہیں ہوں۔ بلکہ اہل اسلام کی آسمانی کتاب قرآن مجید بھی بڑے زور شور سے اس کتاب مقدس کی تعریف کرتی ہو۔ ہاں انصاف شرط ہو۔ نیز تعصب نہ ہو تو کھرا کھوٹا بھلا برا معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ یاد رکھئے کہ تعصب سے انسان کبھی پنپ نہیں سکتا کبھی سرسبز نہیں ہو سکتا۔ تعصب ایک رنگین شیشے کی عینک ہو اور اس سے جس چیز کو آپ دیکھیں گے وہ رنگین نظر آئے گی۔ ہر ایک شے کا اصلی رنگ یہ تعصب کی عینک چھپا دیگی۔ اس کو بالائے طاق رکھئے اور پھر دیکھئے کہ بائیبل شریف میں مذکورہ بالا خوفناک امور کی بجائے کیا تعلیم ہے۔ چند آیات بطور نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ "خدا چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہونچیں۔" خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر

کرتا ہے کہ جب ہم گناہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔ خدا محبّت ہے۔ اور وہ جو محبّت میں رہتا ہے۔ خدا میں رہتا ہے۔ اور خدا اُس میں۔ اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا اولاد یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔ اُسکو سو گنا ملیگا اور ہمیشہ کی زندگی کو ورثہ میں پائیگا۔ باقی آیندہ۔ سعید شاہ۔ جبر۔ از لکھنؤ۔

راستی اور ناراستی

اگر تم نیکی کرنے میں سرگرم ہو تو تم سے بدی کرنے والا کون ہے اور اگر راستبازی کے سبب دُکھ سہو بھی۔ تو تم مبارک ہو۔ نہ اُن کے ڈرانے سے ڈرو۔ اور نہ گھبراؤ۔

۱ پطرس ۳: ۱۴

الیاس پیغمبر ایزبل سے کیوں ستایا گیا۔ حق پرستی کے سبب میکایاہ کی گال پر کیوں تھپیڑ پڑے۔ سچ بولنے کے سبب۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا کیوں قتل کیا گیا۔ راستی کی شہادت کی وجہ سے۔

خداوند یسوع کیوں صلیب دیا گیا۔ صرف حق کے واسطے استیفان کیوں پتھراؤ کیا گیا۔ حق پر گواہی دینے کی وجہ سے جس قدر خدا کے بندے ستائے گئے یا شہید ہوئے۔ صرف حق اور راستبازی کے سبب۔ وہی مبارک ہیں۔ ہابل راستباز کے خون سے آجتک جو جنگ نور کے فرزندوں اور تاریکی کی اولاد سے ہوتی رہی ہے۔ نور کے فرزند ستائے گئے۔ مگر فتح بھی انہی کے نصیب ہوئی۔ راستی کا بول بالا ہے۔ اگر اس میں حیرت ہے تو یہی ہے۔ کہ ستانے والے عموماً گمراہی کے لوگ ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ظاہر داری کے چاہنے والے حقیقت سے بے بہرہ اللہ والوں کو ہمیشہ ستاتے آئے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ حق پر سمجھتے ہیں مگر اندھے ہیں۔ درحقیقت وہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ یہ روحانی اندھے ہیں۔ ان کے حق میں دعائے خیر کرنی ہر ایک سچے مسیحی کا فرض ہے۔

دو تین ہفتہ ہوئے کہ میں نے اخبار زمیندار سے ایک مسلمان کی نظم سے چند شعر لکھے تھے۔ جس میں اُس نے بڑے ادب سے مسیحی مذہب کی عدم ترقی کا سبب لکھا تھا۔ میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ کیا اس کا کہنا سچ ہے کوئی صاحب جواب دیوے۔ یہ میرا گناہ تھا۔ یہ میری تقصیر تھی۔ یہ خطا و جُرم تھا۔

بے جرم تہ تیغ ہی رکھا تھا گلے کو۔
کچھ بات بُری منہ سے نکلی تھی بھلے کو

اس کا جواب بجائے اس کے کہ نورافشاں میں شایع کیا جاتا یا ایڈیٹر زمیندار کے پاس بھیجا جاتا۔ یہ تو کسی سے نہ ہوا۔ مگر کسی میرے مہربان دوست روشن خیال بھائی نے ایک گمنام پوسٹکارڈ [*] میرے پاس بھیجا ہے۔ گمنام تحریر ہے۔ ردی میں پھینکنے کے قابل ہے۔ جرأت اور دلیری صرف راستی ہی میں ہوتی ہے ناراستی میں بزدلی ہے۔ اسیواسطے تو نام نہیں لکھا۔ جواب جو دیا گیا ہے نہایت عجیب ہے۔ خاکسار کو ہر طرح کا خوف دلایا گیا ہے عزت۔ نام۔ اور کام میں نقصان پہونچانے کے اشارے کئے گئے ہیں۔ میرے بھائی کیا گناہ مجھ سے ہوگیا۔ نقل کفر کفر نباشد کی حدیث بھی آپ بھول گئے۔ میں نے تو صرف اس غرض سے وہ نقل کرکے نورافشاں میں بھیجی تھی کہ زمیندار اخبار عموماً مسیحیوں اور خصوصاً مشنریوں کی نظر سے نہیں گذرتا۔ وہ ایک مسلمان کے خیالات سے واقف ہوکر کوئی تسلی بخش جواب دینگے۔ کیونکہ جواب دینا ہم پر فرض ہے۔ میں خود اُس کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔ اور میرے متعلق کی بات بھی نہ تھی۔ اس لئے یہ تقصیر مجھ سے سرزد ہوگئی کہ نقل کرکے نورافشاں کو بھیج دی۔ اب اس جُرم کے واسطے جو سزا میرے لئے مقرر ہو۔ میں اُس کے اُٹھانے کو تیار ہوں۔ اگر قتل کے لائق جرم ہے تو مرنے سے بھی عذر نہیں۔ اور جن باتوں کا خوف آپ مجھے دلاتے ہیں۔ اُن سے میں نہیں ڈرتا۔ زندگی بھر نہیں ڈرا تو اب بڑھاپے میں کب ڈرنے لگا۔ راستی کے واسطے مار کھانی مبارکبادی کا موجب ہے۔ اُس کارڈ کے چند فقرے یہ ہیں۔ فدا مسیحی اور بزرگ میری اُس نقل پر اور اس جواب پر توجہ فرمائیں۔

کیا آپ سوتے ہیں یا کہ جاگتے۔ شاید آپنے
اپنے خواب کا بیان کیا ہوگا میں حیران ہوں
کہ باوجود عقلمند و پیر مرد ہونے کے ہمیشہ آپکو برے
ہی خواب آیا کرتے ہیں۔ شاید ہمیشہ کیلئے
بُرے پہلو ہی کے آپ ٹھیکیدار ہیں۔ شیاہی
ز سو رفت و از سرفت [*] کیا اب وہاں سے
بھی کھسکنے کی سوجھی کہ ایسی ناراضگی ہے
آستانا پڑا کیا دیسی کی ماتحتی شاق گذری

پس توجہ کر اور اپنا کام کر ورنہ

لائن کے اندر کی تحریر اس گمنام کارڈ کے آخری چند فقرے ہیں یہ لفظ ورنہ پہ کارڈ کا خاتمہ ہے۔ ورنہ کا مطلب اگر مضمون شعر در بطن شاعر نہیں۔ تو وہی ہے جو میں اوپر بیان کرچکا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کا جواب دوں صرف ناظرین کے دکھانے کے لئے اس قدر تحریر کیا ہے۔ آخر میں یہ عرض ہے۔ بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی میرے بھائی خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

راقم دعاگو واعظ۔

مدراس میں صنعتی تعلیم کا امتحان ہونیوالا تھا لیکن ایک پروف ریڈر اور ایک پریسمین کی شرارت سے ٹائپ لگی ہوئی کے امتحان کے پرچے قبل از وقت چھاپہ خانہ سے نکل گئے اور چند لڑکوں کو مل گئے۔ اس جرم میں دونوں شخص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان پر مقدمہ چلنے والا ہے جو لوگ اپنے ضمیر کا خون کرکے اس قسم کی چالاکیاں کرتے ہیں۔ اُنکو سخت سزا ملنی چاہئے۔ ہندستان۔

---

* ہو بہو نقل ہے۔ واعظ

خدا کی شخصیّت کا ظہور

بعض اشخاص نے شخصیت کی خاصیت سے یوں استدلال کیا ہے کہ وہ خدا جو شخص کی صفات سے مُتّصف ہو۔ لازم ہے کہ وہ اپنے تئیں کسی نہ کسی صورت سے ظاہر فرماوے۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے کہ محبت جس سے مراد ایک شخص کا دوسرے اشخاص کے ساتھ بے تکلف راہ و ربط رکھنا ہے شخصیّت کی ایک لازمی صفت ہے۔ اب اس کی گہری تشریح کے مطابق شخصیت میں تین عنصر پائے جاتے ہیں۔ اوّل خود شناسی۔ دوم قوت ارادی اور سوم وہ وہ صفات جو ہم کو مجبور کرتی ہیں کہ اوروں سے رفاقت پیدا کریں۔ وہ عقل۔ مرضی اور محبت ہے۔ ہم طبعاً ایسے بنے ہوئے ہیں کہ ہم بے جان اشیا کو اور اُن علم کو جو کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور اُس جذبہ یا خواہش کو جس میں دوسرے شامل نہیں ہوئے ایک خاص انجام کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔ ہم گویا اس وسیلہ کے ذریعہ آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ ہم اُس حد تک نہیں پہونچ جاتے۔ جہاں ہم کو ہمارے جیسے اشخاص ملتے۔ جن کے ساتھ ان چیزوں کا باہمی تبادلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر ہم اپنے دلوں میں آرام پاتے ہیں۔ پس ہم اسباب کے محتاج ہیں کہ ہمیں دوسرے اشخاص میں وہ انجام ملے جس میں ہماری پوری شخصیت آرام پائے۔ اب اگر خدا بھی شخصیت رکھتا ہے تو اُس میں شخصیت کی لازمی صفت ضرور ہونی چاہئے۔ پس ضروری امر ہے کہ وہ بھی دوسرے اشخاص کی موجودگی کا خواہاں ہو۔ جنکی ہستی کے وسیلہ اُس کی ذات کا تقاضا پورا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ از چند اسباب کو ممکن سمجھتے ہیں کہ خدا کی روح بلا وساطت کسی ذریعہ کے انسان کی روح کے ساتھ رفاقت رکھ سکتی ہے اور اسے اپنی معموری میں معمور کر سکتی ہے۔ گویا یہ بات تجربہ میں زیادہ تر نظر نہیں آتی۔ تاہم نوشتوں میں بہت کچھ پایا جاتا ہے۔ جو اس قیاس کی تائید کرتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ انسان اور خدا کے باہمی مکالمہ کا مسئلہ وہ مسئلہ ہے جس کے متعلق انسان کی عقل علم الٰہی کی تحقیقات کی مختلف نواح میں حیران ہو رہی ہے۔

ایک سوال یہ درپیش ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے تئیں ظاہر فرمایا ہے کہ نہیں۔ اگر ظاہر فرمایا ہے تو کہاں؟ ظاہر ہے۔ کہ اُس نے اپنے تئیں اپنے کاموں سے ظاہر کیا ہے جو کچھ اُس نے بنایا ہے۔ اور جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس سے اُس کی صورت مُنکشف ہوتی ہے۔ بعضوں نے اس اظہار کو پہچانا۔ اور بعضوں نے نہیں پہچانا۔ مگر اُن کے پہچاننے اور نہ پہچاننے سے اُس کی صداقت میں کچھ فرق نہیں آتا جس طرح تم آدمی کے کام کے وسیلہ آدمی کی ہستی کو دریافت کرتے اور اُس کی سیرت سے واقفیت حاصل کرتے ہو۔ اسی طرح خدا بھی دنیا میں حاضر ہو کر اُس میں اپنی قدرت کو کام میں لا کر اپنی ہستی اور صفات کو آشکارا کرتا ہے۔ اس عالم کے دائمی قوانین جس میں مختلف اقسام کے جاندار کی ہستیاں نظر سے گزرتی ہیں۔ اگر خدا کی تجویز اور خالقانہ لیاقت کا نتیجہ ہے تو یہ سب کچھ جو دنیا میں نظر آتا ہے۔ اُس کی ذات کی نسبت کی خبر دینے میں ہرگز قاصر نہیں ہے۔ آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں۔ بیشک اس عالم میں بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جن کی تہ تک پہونچنا ہماری رسائی سے باہر ہے۔ مثلاً اس میں ظلم ہے۔ دکھ ہے۔ بھید ہے۔ راز کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ تاہم گوناگوں عالم سے ہستی کی وسعت اور جو طاقتیں کام آ رہی ہیں۔ ان کے انتظام کی بے بدل درستی اور قوت جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا دیکھتے ہیں اور اس معائنہ کے وسیلہ خدا کی بے بیان قدرت اور لازوال خزانوں کی خبر پاتے ہیں۔

باقی آئندہ

فلپ جون۔ بی۔ ایم۔ ایس بانکی پور۔

ملک کنعان کی سیر

۲ دسمبر صبح کو کھانا کھانے کے بعد گھوڑے پر سوار ہو کر ناصرت کو روانہ ہوا۔ دو جلیلی آدمی بھی ہتھیار بند گھوڑوں پر سوار ساتھ ہو لئے۔ حضرت انیس بھی ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اور ایک پر صلاح الدین صاحب یہاں سے روانہ ہو کر پہلا گاؤں جو مجھے نظر آیا تو وہ شونیم تھا۔ جہاں حضرت الیشع نے ایک بچہ کو زندہ کیا تھا جس کا ذکر ۲ سلاطین چوتھے باب میں ہے۔ الیشع نبی کا مکان جو کوہ کرمل پر تھا وہ بھی نظر آتا تھا۔ مگر ۹ گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ چونکہ اس ملک میں نہ کبھی زمین کی پیمائش ہوئی ہے۔ نہ میلوں کے نشان یہاں مسافت کا اندازہ صرف گھنٹوں سے لگایا جاتا ہے فلاں جگہ ۹ گھنٹہ۔ فلاں آٹھ گھنٹہ۔ چنانچہ افعولی سے ناصرت ۴ گھنٹہ۔ سوا گھنٹہ چلنے کے بعد ہم دامن کوہ میں پہونچے۔ جس پر ناصرت آباد ہے۔ چڑھائی بڑی سخت تھی۔ ہمارا خداوند اکثر اس چڑھائی کو چڑھتا تھا۔ ساڑھے دس بجے ہم اوپر پہونچے

ناصرت

اس وقت میں ناصرت میں پہونچا۔ اور انیس کے گھر میں ٹھہرا۔

پُرانے عہدنامہ میں ناصرت شہر کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ سوائے اُس اشارہ کے جس کا ذکر متی رسول نے کیا ہے۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا۔ جس کے معنے شاخ کے ہیں۔ جیروم بزرگ جس کے معنے پھول بتاتا ہے خیر کچھ ہو اس کا تواریخی آغاز خداوند یسوع کے وقت سے ہے۔ یہ شہر بہت حقیر سمجھا جاتا تھا۔ جیسا کہ بزرگ نتھانیل نے کہا کہ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے۔ یوحنا ۱: ۴۶ چنانچہ آجتک مسلمان بھی مسیحیوں کو اسی نام سے بنظر حقارت نصارے بولتے ہیں۔ - باقی آئندہ۔

شعر و سخن

دل کا دروازہ

سیجا تھا دنیا میں جب جلوہ آرا | زمیں پہ چمکتا تھا جب نیک تارا
عیاں نور تھا اُس کا جب آشکارا | جہاں تھا گناہوں سے معمور سارا

زمیں ساری آلودگیوں سے بھری تھی
سروں میں عجب حرص کی خود سری تھی

نگہ نور کی طاعت تھا رب جہاں کا | کہ عالم جدا تھا زمین و زماں کا
ہر اک گل پہ قبضہ تھا دست خزاں کا | مرقع تھا عبرت فزا گلستاں کا

گناہوں کے کانٹے تھے ہر سو خلش پر
صبا خاک اُڑاتی تھی یک یک روش پر

نہ ہمدردیاں تھیں نہ غمخواریاں تھیں | جفا کاریاں تھیں دل آزاریاں تھیں
سیہ کاریاں تھیں گنہگاریاں تھیں | دلوں پر مسلط ریاکاریاں تھیں۔

زمانے میں برپا عجب شور و شر تھا
کہ پھیلا معاصی کا ایک ایک شجر تھا

وہ ہر نقش جو تھا سب عالی | تباہی کی تھی جس میں رہ آنے والی
نہ تھا آہ وہ بھی گناہوں سے خالی | خدا تھا فقط اپنے بندوں کا والی

سُنے جب نہ کوئی صدا اپنے مسیحا۔
گناہوں سے کیونکر بچائے مسیحا۔

یہ عبرت فزا جبکہ دیکھا نظارا | پکارا خداوند عالم ہمارا
تباہی نہیں ہے تمھاری گوارا | کہ برباد ہو جائے گا شہر سارا

مگر اُس کا کہنا نہ مانا کسی نے۔
شہید مسلماں ہو نہ جانا کسی نے

وہ نور مجسم ہے گو آسماں پر | کرے جلوہ گر تخت گوہر فشاں پر
نہیں اس کو غرہ ہے تخت و نشاں پر | فدا جان کرتا ہے اب بھی جہاں پر

خلائق سے اسکو محبت وہی ہے
جو تھی پہلے وہ دیرینہ شفقت وہی ہے

وہ دل کو وہ کھٹکھٹاتا ہے اب بھی | ہمیں نیند سے وہ جگاتا ہے اب بھی
گناہوں سے ہم کو بچاتا ہے اب بھی | ہمیں نیکی کا رستہ دکھاتا ہے اب بھی

نہیں عذر خدمت میں اسکو ہماری
کرے ہر کرم اُس کی اب بھی ہو جاری

شب تار میں رہنما ہے ہمارا | کہ طوفاں میں وہ ناخدا ہے ہمارا
وہی اس اور آسرا ہے ہمارا | مددگار روز جزا ہے ہمارا

تسلی ہمیں دینے والا وہی ہے۔
اندھیرے گھروں کا اُجالا وہی ہے

جگاتا ہے یہ کہہ کے خواب گراں سے | کہ اٹھو اے مردو کہ تو ریا سے
بچاتا ہے بندوں کو وہ امتحاں سے | سمجھتا ہے پیارا ہمیں اپنی جاں سے

وہی مرحمت یہ دلکش صدا ہے
مصیبت میں دنیا کی جو مبتلا ہے۔

اگر دل کے دروازے کو کھولدیں ہم | تو آئیگا اندر خداوند عالم
مٹا دیگا دل سے وہ تاریکی غم | کلیجے کے زخموں پہ رکھیگا مرہم

تسلی ہمیں درد عصیاں سے دیگا
ہوا اپنی شفقت کے داماں سے دیگا

ہے ہر تل جو اُس کا نور جلالی | چمکتا ہے جو بنکے قوس ہلالی۔
نہ وہ مہر و انجم نہیں جس سے خالی | اگر ہے شان تقدیس جس کی نرالی

کریگا شریک اپنی شفقت سے ہم کو
مٹا دیگا تاریکیئے رنج و غم کو

وہ دستک دے اور ہم در دل نہ کھولیں | پکارے وہ چلا کے اور ہم نہ بولیں
گناہوں کو اپنے نہ میزاں میں تولیں | کلیجے میں ہاتھوں سے کانٹے چبھولیں

گنہگار ہیں ہم۔ یہ زیبا نہیں ہے
برائی کا شیوہ یہ اچھا نہیں ہے

وہ ناپاک تھا جو ہمارا ہے دل | خطاؤں کی بستی گناہوں کی منزل
نہیں اُسکے گو اندر آنیکے قابل | مگر پھر بھی ہمیں وہ ہوتا ہے داخل

مٹا دو وہ خوش خوش ہمارا الم ہے
گنہگار ہیں ہم۔ یہ اس کا کرم ہے

خداوند توفیق مجھ کو عطا کر۔ | کہ دیدار ہو تیرا مجھکو میسر
نگاہ کرم ہو تری جب کہ مجھ پر | سنوں جب میں تیری صدا دل کے اندر

دعا کو میں کھولدوں بے تامل
نہ ہو میری جانب سے ہرگز تساہل
کہوں پھر یہ شاکر! گنہگار ہوں میں
خطا کا ہوں پتلا خطا وار ہوں میں۔
عجب کشمکش میں گرفتار ہوں میں
زمانے کے ہاتھوں سے ناچار ہوں میں
مجھے اپنے آغوش میں تو جگہ دے
کرم چشم خطا پوش میں تو جگہ دے۔

پیارے لال "شاکر" (میرٹھی) از الہ آباد۔

محنت

یہ بات دلیری سے کہی جا سکتی ہے کہ تمام وہ لوگ جو بیکاری میں دن کاٹ رہے ہیں۔ دولت حشمت اور آرام کے سارے ظاہری سامان موجود ہونے پر بھی کبھی سچی خوشی اور راحت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ بیکاری کی عادت بد کو الوداع نہیں کہینگے اُس کا جسم اور دل کبھی بھی تندرستی اور بشاشت کی حالت میں نہیں ہوگا۔ بلکہ برخلاف اس کے وہ ہمیشہ بیمار پژمردہ شاکی آہیں بھرتے ہوئے دنیا سے ناراض اور موت کے خواہاں نظر آئینگے۔ دراصل ایسی خراب کی زندگی سے تو مرجانا بہتر ہے۔ اگر تم ترقی کے خواہاں ہو تو اس بات کو یقین جانو کہ اس چھوٹے سے مقولے پر عمل کرنے سے تمہاری تمام اُمیدیں بر آئینگی کبھی بیکار مت رہو۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو بیکار آدمی بھی ایک معنوں میں کام سے خالی نہیں رہتے۔ باوجودیکہ وہ کتنا ہی کام سے گریز کریں۔ یہ ممکن ہے کہ وہ جسم کو کام سے بچا رکھیں لیکن اُن کا دماغ تو بیکار نہیں ہے۔ اگر اس سے عمدہ اثرات اور خیالات نہیں نکلے تو بُرے تو ضرور ہی پیدا ہوتے رہتے ہیں سچی راحت اپنی خداداد طاقتوں کو بیکار رکھنے میں نہیں ہے۔ بلکہ ان طاقتوں کو بہترین استعمال میں لانے میں ہے۔ باقی آئیندہ

انتخاب الاخبار

کوہ نور اس ہیرے کے متعلق ایک نئی بات معلوم ہوئی ہے۔ ہیرا اگر عورت پہنتی ہے تو عیش و آرام اور امن اور عافیت سے زندگی بسر کرتی ہے۔ لیکن اگر مرد استعمال کرتا ہے تو وہ فوراً انتقال کر جاتا ہے۔ یہ ہیرا حضور ملکہ معظمہ کے بعد ہمارے شاہنشاہ ایڈورڈ نے بھی اپنے تاج میں لگایا تھا لیکن جب ہندوستان کے ایک جوتشی نے مردوں کے واسطے منحوس اثر سے قیصر کو مطلع کیا تو انہوں نے اُس کو اپنے تاج سے نکالکر کوین الگزینڈرا کو پہنا دیا ہے اور اب یہ ہیرا کوین الگزینڈرا کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ شاہنشاہ اُس کو اُسی روز سے نہیں پہنتے جس روز سے کسی ہندوستانی نے اُنکے اثر سے مطلع کیا ہے۔ (آگرہ)

Sun Set

توسیع سن سیٹ سرکار جس کی رو سے سورج غروب ہونے کے وقت آدھ گھنٹے تک کوئی جلسہ نہیں ہو سکتا۔ کلکتہ اور گرد نواح کے قصبات میں ایک سال کے لئے اور توسیع کر دیگئی ہے۔

قلم کی قیمت نامور فرمانرواؤں۔ یا مقدسین کی بعض متروکات کو گراں قیمت پر لینا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ایسی چیزیں بے بہا سمجھی جاتی ہیں۔

حال میں ترکی کے متعلق یہ خبر سننے میں آئی ہے۔ کہ سلطان عبدالحمید خاں کی معزولی کا فتویٰ جس قلم سے لکھا گیا تھا وہ نیلام کیا جا رہا ہے۔ ایک بولی اُس کی بیس ہزار پونڈ کی ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی اس نیلام کا خاتمہ نہیں ہوا ہے اور اس سے زیادہ رقم پر اس قلم کا نیلام کرنا مقصود ہے۔ سلطان عبدالحمید خاں کی معزولی کا فتویٰ تو دستوری اسپہ سالار نے دیا تھا۔ اور یہ ارکین سلطنت کی رائے کے موافق تھا پس ایسے مشترک قلم کا نیلام کیا جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے۔ اگر عبدالحمید خاں کی معزولی جنگ و جدال اور خونریزی کے بعد عمل میں آئی ہوتی۔ اور سلطان حال نے اپنی قلم سے معزولی کا فتویٰ دیا ہوتا تو البتہ یہ قلم ایک خاص حیثیت سے نیلام کے قابل سمجھا جاتا اور جب خاموشانہ حالت سے سلطان نے علیحدگی اختیار کی تو اس قلم نے کام ہی کیا کیا۔ اگر یہ قلم قیمتی اور یادگار سمجھا جاتا ہے۔ تو نیلام کرنے سے تو اُسکو کسی عجائب خانہ یا نمائشی مقام پر رکھدینا زیادہ موزوں تھا۔ اور نیلام سے تو بجز اس کے کہ کچھ رقم ہاتھ لگے۔ اُس کی وقعت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور یہ نیلام گویا کہ سلطان کی معزولی کی خوشی کا اظہار ہے۔ اور اب یہ ایک فضول بات ہے تاہم یہ نیلام قلم بو قلمونی زمانہ کی ایک تازہ مثال ہے۔ (یونین گزٹ)

ایک افسوسناک نظارہ ۲۰ اپریل کی دوپہر کو دھوبی تلاؤ بمبئی پر ایک عجیب نظارہ تھا۔ رتی بائی کی ایک مارواڑی عورت عمر ۲۲ سال جو اپنے شوہر۔ گلاب چند جگی کیساتھ تالاب کے قریب رہتی تھی یکایک دوکان سے اُٹھکر اپنے شیرخوار بچہ کے تالاب پر آئی اور ایک دم اپنے لڑکے کو تالاب میں پھینک دیا۔ اور ساتھ ہی خود بھی کود پڑی۔ بعض آدمیوں نے اُس کا یہ فعل دیکھ لیا۔ غل و شور مچنے پر ایک پٹھان چوکیدار مسمی نور داد و شیرداد ایک کر خود بھی تالاب میں کود پڑا۔ اُس نے اوّل لڑکے کو نکالا بعد ازاں دوسرے شخص غلام حسین ترکی کی اعانت سے جو اس وقت تک تالاب میں کود پڑا تھا۔ عورت کو گرتا رہے پر گھسیٹ لایا۔ ماں بیٹے دونوں زندہ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اس عورت کے اس فعل کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ اس کے شوہر نے ایک ہزار روپیہ اس عورت کے کسی رشتہ دار کو قرض دیا تھا۔ اتفاق سے وہ رشتہ دار مقروض مر گیا اور روپیہ مارا گیا۔ اس پر وہ ہمیشہ اپنی بیوی پر دل کا بخار نکالا کرتا تھا کہ اُس کے رشتہ دار نے میرا روپیہ تلف کر دیا۔ اور یہ سب تیری یعنے رتی بائی۔ کی وجہ سے ہوا۔ چنانچہ سُنا جاتا ہے کہ اُن طعنوں سے تنگ آکر اس عورت نے نہ صرف اقدام خودکشی کیا۔ بلکہ اپنی لڑکی کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ (پرکاش)

ہندوستان میں پلیگ گذشتہ ہفتہ پلیگ سے ہندوستان میں جو نقصان ہوا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے تمام ہندوستان میں پلیگ سے ۲۳۷۸۸ آدمی فوت ہوئے صوبہ پنجاب میں ۱۰۹۰۰۔ ممالک متحدہ میں ۶۲۳۳ بنگال میں ۲۳۷۹۔ راجپوتانہ میں ۲۱۱۰ بمبئی میں ۹۷۷۔ برہما میں ۲۲۴ ممالک متوسط و برار میں ۲۲۳ - وسط ہندوستان میں ۱۲۴۔ میسور میں ۴۰۔ اور مدراس میں ۱۹ آدمی پلیگ کی نذر ہوئے ابھی تک پلیگ نے ہندوستان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ اس موذی مرض نے سینکڑوں گھروں کو برباد کر دیا ہے (راجپوت گزٹ)

بد رسوم شملہ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یہاں مسمی مونگا لال جس کی عمر ۷۰ سال ہے بارہ ہزار روپیہ دیکر ایک ۱۹ سالہ لڑکی سے شادی کری اس کا ایک لڑکا بعمر ۳۰ سال دو بیوہ عورتیں اور ایک لڑکا چھوڑ کر حال میں ہی فوت ہوا ہے۔ اس قسم کی بدرسومات نے ہندوستان کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر یہ روپیہ کسی مفید عام کام میں لگایا جاتا۔ بڑھاپے کی

شادی سے جو نتیجے برآمد ہونگے وہ اظہر من الشمس ہیں۔

(راجپوت گزٹ)

خدائی کا دعوے دار

۲۰ اپریل کا تار رانچی سے مظہر ہے کہ توم سنتھال کے ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ میں رام ہوں۔ یا بالفاظ دیگر خدا ہوں اور بذریعہ منادی تیر کمان لاٹھی و تلوار وغیرہ سے مسلح سینکڑوں سنتھالیوں کو پہاڑیوں پر جمع کر لیا ہے۔ اور جوش دیوانگی میں مجسٹریٹ انگریزی کو خبر دی ہے۔ کہ یہاں سلطنت کا کچھ کام نہیں۔ اور خود ہمارے حکم سے لازم ہے کہ تمام انگریزی افسران و عہدہ داران کو بلا لیا جاوے مجسٹریٹ کے حکم سے ان صاحب کشف و کرامات کے معالجہ کو ایک فوج روانہ کی گئی ہے تاکہ کوئی مزید جھگڑا پیدا نہ ہو جاوے جس کے باعث امن و امان میں خلل واقعہ نہ ہووے۔ (س)

ایک تعلیم یافتہ بندر کی وفات

صوبجات متحدہ امریکہ کے مقام واعجاز سے خبر آئی کہ کانسل نامی مشہور تعلیم یافتہ بندر عارضہ نمونیا سے قضا کر گیا۔ اور اُس کی لاش مسالہ دیکر انگلستان کو روانہ کی گئی۔ اس بندر نے جہاں مہذب آدمیوں کی اور بہت سی باتیں سیکھیں تھیں۔ وہاں وہ چرٹ بھی پیتا تھا۔ بائیسکل پر سوار ہو کر نکلتا تھا۔ ٹیلیفون سے باتیں کرتا تھا۔ شکار کھیلتا تھا کشتی لڑتا تھا۔ ناچتا تھا اور اپنا نام بھی لکھ لیتا تھا۔ وہ ایک شہری آدمی کی وضع پر کپڑے بھی پہنتا تھا۔ اور امریکہ کے لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ دربار انگلستان کا قائم مقام ہے۔ (ہندوستان)

امریکہ کا مشہور عالم مسخرہ

ناظرین ہندوستان میں سے بہت اصحاب جانتے ہونگے کہ مارک ٹوئین کون تھا۔ یہ امریکہ کا باشندہ تھا اور اپنی مذاق انگیز تقریروں کے لئے تمام دنیا میں مشہور تھا۔ ہندوستان میں بھی ایک دفعہ دورہ کر گیا ہے۔ جہاں وہ جاتا تھا۔ لوگ جوق جوق اُس کی باتیں سننے کو جمع ہوتے تھے۔ کیسا ہی رنجیدہ شخص ہو اس کو ہنسا دیتا تھا۔ مارک ٹوئین کے نصف منٹ کا کام تھا۔ اور یہ کام وہ مفت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ٹکٹ لگا کر تقریر کرتا تھا۔ اور ایک ہی تقریر سے ہزاروں پونڈ کما لیتا تھا۔ اس لئے اس کا شمار بہت جلد امریکہ کے اچھے متمول آدمیوں میں ہونے لگا تھا۔ حضور ملکہ وکٹوریہ سرگباشی نے بھی اس شخص کو اس کے کمال کی وجہ سے شرف ملاقات بخشا تھا۔ افسوس کہ یہ زندہ دل شخص ۲۲ اپریل کو اس دنیا سے چل بسا۔ حق مغفرت کرے عجب خوش باش مرد تھا۔ (ہندوستان)

فحش خانوں کی بندش

اسبارہ میں حال میں جو سرکاری فیصلہ ہوا ہے۔ یقیناً وہ تمام نیک خیال اشخاص کے نزدیک مسرت کا موجب ثابت ہوگا۔ لودیانہ کے لیچا بازار کے عقب میں شریف معززین کے مکانات ہیں۔ جہاں فحش خانوں کی خرابی عرصہ سے چلی آتی تھی۔ اس پر یہاں کے باشندے سخت پریشان تھے۔ انہوں نے چند سال پیشتر عرضی دی تھی۔ کہ فاحشہ عورتیں اس نواح سے اُٹھا دی جاویں لیکن سابق ڈپٹی کمشنر نے اس خیال سے کہ یہ عورتیں سالہا سال سے رہتی ہیں۔ شرفا کی درخواست نامنظور کی تھی۔ باوجودیکہ میونسپل قانون میں صاف درج ہے۔ کہ اگر کسی محلہ کے معززین کو تکلیف ہے وہ باضابطہ شکایت کریں۔ تو فحش خانے وہاں سے اُٹھائے جا سکتے ہیں۔ جن اضلاع میں قانون ہذا جاری ہے۔ لودیانہ بھی ان میں شامل ہے۔ اور محلہ مذکور کے باشندگان نے سابقہ حکم سے مایوس ہو کر حال میں پھر عرض صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ کی خدمت میں بھیجی۔ صاحب موصوف نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا کہ معززین کی شکایت بجا ہے۔ اور حکم دیا کہ نواح مذکور کے فحش خانے اُٹھائے جاویں فحش خانوں کے طرف داروں نے اس حکم کی اپیل کی لیکن صاحب سشن جج نے بھی صاحب ضلع کا حکم بحال رکھا۔ اور اپیل خارج کر دی آپ کی رائے میں یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ چونکہ مدت سے فحش خانہ چلا آتا ہے۔ لہٰذا شرفا کے محلوں سے اُس کا اُٹھانا غیر ضروری ہے جبکہ قانون کا تقاضہ ہے۔

دیسی دوکانیں اور انگریزی نام

یہ ایک عام بات ہو گئی ہے۔ کہ بعض دوکانیں جنکا سرمایہ ایک کرسی اور ایک میز سے زیادہ نہیں ہوتا۔ انگریزی نام رکھکر کاروبار شروع کر دیتے ہیں بمبئی اور کلکتہ کے تجارتی انجمنوں نے اسبارہ میں خاص نوٹس لیا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ اس طوفان بے تمیزی کا انسداد کیا جاوے۔ یہ سوال پہلے بھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ مگر گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ابھی اس قسم کا قانون نافذ کرنا قبل از وقت ہے۔ سول ملٹری گزٹ مشورہ دیتا ہے کہ اگر موجودہ حالت میں قانون جاری کرنا قبل از وقت ہے۔ تو کم از کم اتنا تو کر دیا جاوے کہ ایسے مشتبہ لوگوں کو جو باوجود بے بضاعتی کے اپنی دوکانوں کے بڑے بڑے انگریزی نام رکھ لیتے ہیں۔ پولیس نگران رہے۔ تاکہ ان کو دھوکہ دینے کی جرأت پیدا نہ ہو بمبئی ملٹری گزٹ کی اس درخواست پر گورنمنٹ توجہ کرے یا نہ کرے یہ علیحدہ بات ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ جو ہندوستانی اپنی دوکانوں کے نام اہل یورپین رکھتے ہیں۔ اور اپنا سودیشی اور اصلی نام جہاں کے پیش نہیں کرتے انکی تنگ ظرفی اور بے مذاقی ہونے میں شک نہیں ایک سکھ جنٹلمین کی نسبت مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ انکا نام ہری سنگھ تھا اور وہ فخریہ کہا کرتے تھے کہ میرا نام مسٹر ہری سن ہے۔ (ہندوستان)

گلدستۂ اخبار

شاہزادہ فریڈرک ہنری آف پرشیا جو مرحوم ایجنٹ آف پرنسوک کے بیٹے اور قیصر کے چچازاد بھائی ہیں۔ ایک خانقاہ کے مہنت ہو گئے ہیں اور اپنی جائیداد مالیتی دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ رومن کیتھولک گرجا کے حوالہ کر دی ہے۔ پیشتر وہ ہمیشہ عیش و عشرت میں مشغول رہتے تھے۔ چند سال ہوئے کہ قیصر نے اُن کو جلاوطن کر دیا تھا۔

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے اپنی ریاست میں شراب فروشی کو اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لوگوں کے لئے حقے اور تمباکو کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کا شکریہ امرت سر ٹمپرنس سوسائٹی نے ۱۲ اپریل کو جلسہ کر کے ادا کیا۔ (ہندوستان)

ہردوئی ڈسٹرکٹ جیل میں ایک عورت کو جس نے ایک ہفت سالہ لڑکی کو صرف ۲۰ روپیہ کے زیور کی خاطر مار ڈالا تھا۔ پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ مظلوم لڑکی خود سفاک قاتلہ کے بیٹے کے ساتھ کھیل رہی اور چاندی کے زیور پہنے ہوئی تھی۔ یکایک شیطان سیرت قاتلہ اُس پر جھپٹی۔ اُس کے جسم سے زیورات گھسوٹے اور عجیب وحشیانہ تیزی کیساتھ لڑکی کو پاس کے کنوئیں میں پھینک دیا۔ قاتلہ کا لڑکا اس فعل سے خائف ہو کر بھاگا اور گاؤں والوں کو چلا چلا کر بلانے لگا۔ اُس نے اپنی ماں کے جرم کا سارا حال بیان کیا جس پر قاتلہ گرفتار کیا گیا اور بعد تحقیقات سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔

بہادر خیل کے نمبردار کو ایک حال کے ڈاکہ میں عمدہ خدمات انجام دینے کے صلہ میں ۸ ہزار روپیہ انعام ملا ہے۔

لاہور میں سگار سگریٹ وغیرہ کا ایک کارخانہ جاری کریں گے سرمایہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ فی حصہ ۲۵ روپیہ۔

مضافات کانپور کے ایک قدیم مندر کی مورتیاں اٹھوا کر عجائب گاہ لکھنؤ کو لے گئے۔ اس پر واویلا بلند ہے۔

منڈالے میں سخت آتشزدگی سے ۲۰ لاکھ نقصان ہوا۔ ایک مشہور مندر بھی جل گیا۔ ہزاروں آدمی بے خانماں۔

شرقی بنگالہ کی پولیس کا خرچ سال رواں میں ۵۵½ لاکھ منظور کیا گیا اور تعلیم کا خرچ ۴۷ لاکھ روپیہ ہے۔

پنجاب میں ۷ سرکاری خزانوں میں ۵۰ روپیہ سے زیادہ کوئی غیر حلقہ کرنسی نوٹ قبول نہیں کریں گے۔

جزائر انڈمان کالا پانی میں ۱۳۳۰۵ قیدی ہیں۔ ان میں ۶۹۰ زنانہ قیدی ہیں۔

پچھلے سال جزیرہ انڈمان سے ۵۵ عمر قیدی بھاگ گئے اُن میں سے ۵۳ قیدی گرفتار کئے گئے۔

نو آبادی فجی کے ۴۰۰ مزدور بذریعہ جہاز کلکتہ واپس آئے قریب ۱½ لاکھ روپیہ ساتھ لائے ہیں۔

پچھلے سرکاری سال میں ہندی ریلویز کی آمدنی میں تین کروڑ پونے ۲۰ لاکھ سے زیادہ بیشی ہوئی۔

شاہ عالمی دروازہ لاہور کے باہر ایک قطعہ اراضی خیراتی شفاخانہ کے لئے آریہ سماج کو دیا گیا ہے۔

پشاور میں ریلوے پولیس کا مسلمان سارجنٹ معہ اپنی اہلیہ اور دونوں بچوں کے مر گیا نتیجہ زہر خوری تھا۔ ایک خالی کمرہ میں نان و حلوا پایا۔ اس کو گھر لا کر سب نے کھایا اور ہلاک ہو گئے اور کچھ پتہ نہیں ہے۔

پشاور کے مقدمات بلوہ میں ملزموں کو ثبوت جرم پر سخت سزائیں مل رہی ہیں۔ وہ عبرت بخش ضرور ہیں۔

پنجاب میں ایک پیسہ کی ریل بنانے کا سرکاری حکم ہوا ہے سوہنڈلا سے براہ کرالی وکھڑیا چنیدی گوجرہ تک ہوگی۔

بنگلور میں ایک شخص پکڑا گیا جو اپنے دشمن کے ایک معصوم بچہ کو تالاب میں غرق کرنا چاہتا تھا۔

تبت کے قدیم قلمی نسخوں کی فراہمی کے لئے وزیر ہند بہادر نے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

پنجاب کے امتحان انٹرنس میں چار ہزار امیدواروں سے کل ۱۵۶۶ پاس ہوئے قریب ۳۳ فیصدی۔ پاس شدوں میں صرف ۵۰ مسلمان ہیں۔ اسلامیہ سکول لاہور کے ۸۰ سے صرف ۲۵ پاس ہوئے۔

کوٹ موکھال (سیالکوٹ) میں جرائم پیشہ قوم کی حارہ کی ایک بستی قائم کرنا سرکار نے منظور کیا۔ اُس کا انتظام مکتی فوج کو دیا گیا۔ سرکار یکمشت پانچ ہزار دیگی۔ اور دو سو روپیہ سالانہ بھی۔

کھونٹی (رانچی) کی منتھال آبادی سرکار سے سرکش ہو رہی ہے۔ کہتی ہے انگریز یہاں سے نکل جائیں۔

ایران میں نوروز کو قومی ماتم کا اعلان کیا گیا اس لئے کہ روسین فوجیں ملک خالی نہیں کرتی۔

لوکل

میونسپلٹی کمشن کا غبن کا مقدمہ بعدالت جناب آر متر صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر چل رہا ہے۔ لالہ تیرتھ رام کلرک اور دو اور صاحبان اس میں ماخوذ ہیں۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھے۔ بابو لکھمی داس اور سیکرٹری میونسپل کمیٹی لودیانہ پر بھی ایک ایسی قسم کا مقدمہ ہے۔

جناب ایچ بھیڈی صاحب بہادر جوڈیشل ٹریننگ پر لگائے گئے ہیں اور اُن کی جگہ سردار اوتار سنگھ صاحب جو ایک بڑے بیدار مغز اور انصاف پسند حاکم ہیں۔ اس ضلع میں تشریف آور ہوئے ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ اب طاعون ملعون کا زور بہت کم ہو چلا ہے۔

لودیانہ شہر کی سڑکیں بدستور ردی حالت میں ہیں میونسپلٹی کی توجہ کی ضرورت ہے۔

برٹش انڈیا کمپنی کا دخانی جہاز موسومہ ستارہ ایک چٹان سے ٹکرا کر بالکل پاش پاش ہو گیا۔ یہ حادثہ ساحل نیو ساؤتھ ویلز کے قریب ہوا ہے۔ سنگاپور آتا تھا۔ ملاحوں کی حالت معلوم نہیں ہے۔

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　عہ
ہندوستان پنجاب　〃　〃　عہ
غیر ممالک سے　〃　〃　ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عے
نصف کالم	ے	عے	مہ
پورا کالم	عے	مہ	ے
پورا صفحہ	مے	مہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر مابعد کے لئے ۱ ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بھی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا　عصہ
رومن اردو معہ راگ　-　-　-　ہے
رومن اردو کاغذی جلد　-　-　-　۸ ر
شبدو غزلیں فارسی اردو　..　۹ پائی
ایضاً　گورمکھی　۶ پائی
ایضاً　ہندی　۶ پائی

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ر ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا + کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونول وکرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ ۹ سے ماصعہ تک کرو کونول لعہ ر مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۵۲ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے　عہ

محصول ڈاک علاوہ + اور سنڈے سکولکے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۲ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمین صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤکی براورز چھپا اور شایع ہوا۔